رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۔ قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ لعہ

نمبر ۲۳۱	مطابق ۷ اپریل ۱۹۳۶ء	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۱۴ محرم ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۳

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۵۔ اپریل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ اچھی ہے ::

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ایک خفیف سا دورہ بندش پیشاب کا ہو کر بوزش کا سلسلہ پھر جاری ہو گیا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں ::

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ۔ ابو العطا مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم ۔ اے ۔ اور مولوی محمد یار صاحب عارف برائے شمولیت جلسہ لائل پور تشریف لے گئے ہیں ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سورۂ فاتحہ کے بالالتزام ورد کی عظیم الشان برکات

"یہ عاجز اپنے ذاتی تجربہ سے بیان کرتا ہے۔ کہ فی الحقیقت سورۂ فاتحہ مظہر انوار الٰہی ہے۔ اس قدر عجائبات اس سورت کے پڑھنے کے وقت دیکھے گئے ہیں۔ کہ جن سے خدا کے پاک کلام کا قدر و منزلت معلوم ہوتا ہے اس سورۂ مبارکہ کی برکت سے اور اس کی تلاوت کے التزام سے کشف مغیبات اس درجے تک پہنچ گیا۔ کہ صدہا اخبار غیبیہ قبل از وقوع منکشف ہوئیں۔ اور ہر ایک مشکل کے وقت اس کے پڑھنے کی حالت میں عجیب طور پر رفع حجاب کیا گیا۔ اور قریب تین ہزار کے کشف صحیح اور رویا صادقہ یاد ہے۔ کہ جواب تک اس عاجز سے ظہور میں آچکے۔ اور صبح صادق کے کھلنے کی طرح پوری بھی ہو چکی ہیں۔ اور دو سو جگہ سے زیادہ قبولیت دعا کے آثار نمایاں ایسے نازک موقعوں پر دیکھے گئے۔ جن میں بظاہر کوئی صورت مشکل کشائی کی نظر نہیں آتی تھی۔ اور اسی طرح کشف قبور اور دوسرے انواع اقسام کے عجائبات اسی سورۃ کے التزام ورد سے ایسے ظہور پکڑتے گئے۔ کہ اگر ایک ادنےٰ پرتوہ ان کا کسی پادری یا پنڈت کے دل پر پڑ جائے۔ تو ایک دفعہ جب دنیا سے قطع تعلق کر کے اسلام کے قبول کرنے کے لئے مرنے پر آمادہ ہو جائے"!

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۴۸ حاشیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کرام کو خوشخبری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے درس القرآن کے نوٹ اگلے پرچہ میں شائع ہونگے

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے درس القرآن کے نوٹ جن کے لئے احباب کرام کچھ عرصہ سے نہایت بے تابی اور شوق کے ساتھ منتظر تھے اگلے پرچہ سے شائع ہونے شروع ہو جائیں گے۔ فی الحال حقائق و معارف قرآنیہ کے چار صفحے ہفتہ میں ایک بار شائع ہوا کریں گے۔ اور ایک مہینہ تک تمام خریداران الفضل کی خدمت میں بھیجے جائیں گے۔ تاکہ وہ اندازہ لگا سکیں۔ کہ درس القرآن کا یہ سلسلہ کس قدر روح پرور اور کتنا ایمان افزا ہے۔ جن اصحاب نے ابھی تک درس القرآن کی خریداری کی درخواست نہیں بھجوائی۔ انہیں چاہیئے کہ اس عرصہ میں ضرور بھجوا دیں۔ تاکہ آئندہ بھی ان کے نام بھیجا جائے۔ ورنہ ایک ماہ کے بعد صرف انہی اصحاب کو بھیجا جائے گا۔ جو خریدار ہوں گے۔ چھ ماہ تک ہفتہ وار درس شائع ہوگا جس کی قیمت صرف ۱۲ ؍ ہے۔ اس کے بعد ہفتہ میں ایک سے زیادہ بار شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اور اسی نسبت سے قیمت میں اضافہ کیا جائے گا۔

پس احباب کو چاہیئے کہ اس نہایت قیمتی اور گراں بہا نعمت کی پوری پوری قدر کریں۔ اور پہلا نمبر دیکھتے ہی خریداری کی درخواست بھیجدیں۔ (مینیجر)

جدید کمیٹی مکانات قادیان کے حصہ داروں کو اطلاع

احباب کرام کو معلوم ہوگا۔ کہ نظارت امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کئی بار قادیان میں مکانات بنانے کے لئے ایک جدید کمیٹی کا اعلان اخبار میں ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں آج اس امر کا اعلان کیا جاتا ہے کہ جدید کمیٹی مکانات قادیان کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ جن احباب نے اس کمیٹی میں شمولیت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں۔ اور کمیٹی کے لئے بعض امور دریافت کئے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اس کمیٹی کے لئے ابتدائی طور پر مندرجہ ذیل قواعد تجویز کئے گئے ہیں۔ (۱) اس کمیٹی میں وہ احباب بھی شامل ہو سکتے ہیں جنہوں نے پہلے سے قادیان میں زمینیں خریدی ہوئی ہیں۔ اور ان پر وہ مکان بنانا چاہتے ہیں۔ اور وہ بھی جنہوں نے ابھی زمین خرید کر مکان بنانا ہے (۲) ہر حصہ دار کو اپنے ایک حصہ کے لئے دس روپے ماہوار کے حساب سے دس سال تک ایک سو بیس اقساط ادا کرنی ہونگی۔ ایک حصہ دار ایک سے زیادہ حصے لے سکتا ہے۔ مگر قرعہ نکلنے پر ایک وقت میں دو حصوں کی رقم سے زیادہ ایک دو وقت نہیں دی جائیگی (۳) تحریک جدید کے امانت فنڈ میں اپنی آمدنی کے ⅓ تا ⅕ دینے والے اس کمیٹی کی قسط کا روپیہ بھی دارالانوار کی طرح امانت فنڈ والی رقم سے وضع کر سکتے ہیں۔ (۴) ہر حصہ دار کو فی حصہ تقریباً ایک کنال زمین دی جائے گی۔ مگر چھ سو روپے سے زیادہ کی زمین فی حصہ کسی صورت میں کسی حصہ دار کو نہیں دیجائیگی مکان کا نقشہ (حسب ہدایات) اور اس کی تعمیر کا انتظام اپنی مرضی کے مطابق کرنے کا اختیار ہوگا (۵) حصہ داروں کے لئے زمین کم سے کم قیمت پر خریدی جائے گی۔ اور راستوں اور اغراض مشترکہ کے لئے زمین چھوڑ کر باقی زمین کی قیمت لگائی جائے گی۔ اور موقعوں کے لحاظ سے قیمتوں میں فرق ہوگا۔ (عام قیمت کم و بیش ۳۰۰ روپے کنال تک غالباً ہوگی) زمین خریدنے کے لئے ابتداءً زمین خریدنے والوں کی چند ماہ کی رقم جمع کر کے زمین خریدی جائے گی۔ (۶) ہر حصہ دار کا نام بذریعہ قرعہ اندازی نکالا جائے گا۔ اور نام نکلنے پر اسکو فی حصہ ایک ہزار دو سو روپیہ دیا جائیگا۔ جس نے زمین کمیٹی سے لی ہوگی۔ اس کی زمین کا روپیہ کاٹ کر باقی رقم اسکو تعمیر مکان کے لئے دی جائے گی۔ ورنہ ساری رقم تعمیر کے لئے دیدی جائے گی۔ روپیہ ملنے پر حصہ دار کو فوراً تعمیر مکان شروع کرنی ہوگی۔ (۷) اغراض مشترکہ کے لئے ہر حصہ دار کو فی حصہ تین روپے سالانہ ہر سال علاوہ قسطوں کے ادا کرنے ہونگے (۸) سکونت رتبہ علاوہ محلہ دارالانوار کے باقی اطراف شہر میں آبادی کے قریب لئے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ (۹) حصہ دار کو کمیٹی سے ملا ہوا روپیہ صرف قادیان میں مکان بنانے پر خرچ کرنا ہوگا۔ (۱۰) ہر حصہ دار کو اس کی پسند کے مطابق کمیٹی سے زمین خریدنے کا حق ہوگا۔ اگر کسی حصہ زمین کو ایک سے زیادہ احباب لینا چاہیں گے۔ تو بذریعہ قرعہ فیصلہ ہوگا (۱۱) یہ کمیٹی ماہ اپریل ۱۹۳۶ء سے جاری کی گئی ہے۔ اس لئے اسی ماہ سے اس کا روپیہ بھیجنا ضروری ہوگا۔ اس کمیٹی کا کل روپیہ جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنا چاہیئے۔ جو ہر انگریزی ماہ کی ۲۰ تاریخ تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہونچ جانا ضروری ہے۔ روپیہ بھیجنے والے پر لازم ہوگا۔ کہ وہ روپیہ بھیجتے وقت اس امر کی وضاحت کر دے کہ یہ روپیہ جدید کمیٹی مکانات کی قسط ہے ورنہ کمیٹی اس کی رقم کی عدم وصولی کی ذمہ وار نہ ہوگی۔ (جن احباب نے قبل ازیں اپنا روپیہ بھیجا ہو۔ وہ جناب محاسب صاحب کو لکھ کر اس روپے کو کمیٹی کے امانت فنڈ میں منتقل کرا سکتے ہیں) روپیہ بھیجتے وقت منی آرڈر کمیشن کا خرچ حصہ دار کے ذمہ ہوگا (ملکہ روپیہ بھیجنا یا چندوں کے ساتھ بھیجنا بھی اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ رقم ۲۰ تاریخ سے پہلے قادیان پہونچ جائے) (۱۲) یہ کمیٹی ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر نگرانی کام کرے گی۔ اور تمام قرعے ناظر کی موجودگی میں ڈالے جائیں گے (۱۳) کسی حصہ دار کا روپیہ کسی صورت میں بھی ضائع نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ۔ حصہ دار کی خودتیدگی یا ناکام ہونے کی صورت میں اس کا روپیہ اس کو یا اس کے ورثا کو آخر میں دے دیا جائے گا۔

یہ مختصر قواعد ہیں باقی امور کے متعلق تفصیلی قواعد مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے ایام میں اس کمیٹی کے حصہ داروں کے جنرل اجلاس میں پیش کئے جائیں گے۔ اور فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا۔ اس لئے اس کمیٹی کے تمام حصہ داروں کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ اگر ممکن ہو۔ تو وہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر ضرور دارالامان تشریف لا کر جنرل اجلاس میں شامل ہوں۔ اس اجلاس میں ایک مینجنگ کمیٹی اور اس کے عہدہ داروں کا بھی انتخاب ہوگا۔ فی الحال کام کو شروع کرنے کے لئے عارضی طور پر مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل کو صدر اور ماسٹر نذیر حسین صاحب کو سکرٹری تجویز کیا گیا ہے۔ تا اصل انتخاب سے قبل کارروائی چلائی جا سکے۔ جو احباب سلسلہ ابھی تک اس کمیٹی میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ وہ بھی اس وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ جس قدر

ارشاد مبارک

حضرت مولانا جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ جماعت احمدیہ (لنڈن و امریکہ) قادیان

جناب سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب ممتاز نے مرد و عورت کے باہمی تعلقات کی خوشگوار راہنمائی کے واسطے عام فہم اردو زبان میں قریب اڑھائی سو صفحہ کی ایک کتاب بنام **ذوقِ شباب** شائع کر کے ملک کے طبی لٹریچر میں ایک نہایت کار آمد اضافہ کیا ہے۔ فی زمانہ اس مضمون پر کئی ایک کتابیں کوک شاستر یا دوسرے ناموں سے شائع ہو چکی ہیں۔ مگر یہ کتاب اپنے مصنف کے نام کی طرح سب سے ممتاز ہے نہایت قیمتی صدری نسخے بغیر کسی بخل کے اس میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ اور عمر یونانی طب کے ہی نہیں بلکہ ویدک اور انگریزی و طب جدید ہر لحاظ سے اس کتاب کو مکمل کیا گیا ہے۔ اور اطباء و عوام ہر دو کے واسطے اُسے کار آمد بنایا گیا ہے۔ دستخط محمد صادق عفی عنہ

کتاب کی قیمت رعایتی مع محصولڈاک ایک روپیہ مجلد ایک روپیہ چار آنہ

ملنے کا پتہ: **کتب خانہ دواخانہ طب جدید اندرون دہلی دروازہ لاہور**

کیا آپ کو اس سے بڑھ کر کسی تصدیق کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ ناظرین الفضل اس کتاب کو منگا کر اس کے مطالعہ سے ضرور لطف اندوز ہونگے (مینیجر کتب خانہ طب جدید لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ محرم ۱۳۵۵ھ

احرار کی طرف سے بداخلاقی کا ایک نیا مظاہرہ

احرار کے ترجمان "مجاہد" نے اپنی بداخلاقی اور کمینگی کا تازہ مظاہرہ جس رنگ میں کیا ہے اسے ہر شریف انسان سخت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھیگا۔ آج تک دُنیا میں کوئی دُنیوی چھوڑ مذہبی مصلح بھی ایسا نہیں گزرا جس کے پیروؤں میں سے بعض لوگ کسی نہ کسی رنگ کی کمزوری اور حکم عدولی کے مرتکب نہ ہوئے ہوں۔ اور تو اور تمام اولین و آخرین سے برتر سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے والوں میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ وُہ مونہہ سے تو ایمان لانے کا دعوےٰ کرتے تھے۔ لیکن ان کے اعمال اس کے خلاف تھے۔ ایسے لوگوں کا خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں منافق نام رکھا ہے۔ اور ان کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اس حالت میں اگر کوئی شخص احمدی کہلا کر احمدیت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اور کامل اطاعت کے عہد کو پورا نہیں کرتا۔ تو اس وجہ سے نہ تو آپ پر کوئی حرف آتا ہے۔ اور نہ آپ کے سلسلہ کے خلاف کوئی شریف انسان زبان طعن دراز کر سکتا ہے۔ لیکن احرار چونکہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں شرافت اور انسانیت کی تمام مقتضیات کو بالائے طاق رکھ چکے ہیں اس لئے وُہ اس قسم کی مثالوں کو لے کر جبکہ کسی احمدی کہلانے والے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی تعلیم کے خلاف کوئی فعل سرزد ہو۔ یا کسی طرح وہ اس کی لپیٹ میں آسکے۔ ایک طرف تو اپنی فتح مندی کا اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے مغلوب ہونے کا شور مچانا شروع کر دیتے ہیں ؛

اسی قسم کی حرکت جو حال میں ان سے سرزد ہُوئی۔ اور جس کا بار بار وُہ بڑے طمطراق۔ اور نہایت اوباشانہ طریق سے اعادہ کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے :-

بات یہ ہے۔ کہ لاہور کے ایک صاحب ملک غلام محمد صاحب کی لڑکی کا رخصتانہ حال ہی میں ہُوا ہے۔ احرار کا دعوےٰ ہے۔ کہ جس لڑکے سے یہ رشتہ ہُوا۔ وُہ احراری ہے۔ اور یہ شادی "خلیفہ کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے لئے" کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "مرزا محمود کو اس سے بڑھ کر اور کیا چرکہ دیا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے ابا کی امت اپنی لڑکیاں سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے بدترین دشمن احراریوں کے حوالے کر دے۔ مرزا محمود کے لئے یہ تصور کتنا خوفناک ہوگا۔ کہ ملک غلام انور اور مسٹر محمد لطیف احرار کا رکن نوشہ بنے ہیں۔ برات میں سلسلہ عالیہ کے تمام منتخب دشمن چودھری افضل حق صاحب کے پیچھے پیچھے سینے تانے اور گردنیں اٹھائے چلے آتے ہیں۔ ان کے ابرووں میں اشارے اور ہونٹوں پر بامعنی مسکراہٹ کھیل رہی ہے۔ دوسری طرف لڑکی والوں کے گھر میں مرزا غلام احمد کے بڑے بڑے ثقہ صحابی آستینیں چڑھائے برات کی آؤ بھگت کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ وُہ لیجئے۔ احراریوں کی برات کس دھوم دھڑکے سے آ پہونچی۔ مرزائیوں نے روز روشن میں اپنی لڑکیوں کا نکاح ایک غیر مرزائی سے کر کے مرزا غلام احمد کی شریعت کو پس پشت ڈال دیا۔ اور ساتھ ہی محمود کی قبائے خلافت کی دھجیاں اڑا دیں"۔

گر حقیقت یہ ہے۔ کہ ملک غلام محمد صاحب ایک عرصہ غیر مبائعین کے ایک سرکردہ۔ اور معزز رکن رہے ہیں۔ جو اپنی لڑکیوں کا رشتہ غیر احمدیوں سے کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ اور جیسا کہ اس مضمون سے بھی ظاہر ہے۔ جو ۳ اپریل کے "پیغام صلح" میں جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی مذکورہ بالا بیہودہ سرائی کی حمایت کرتے ہُوئے لکھا گیا ہے۔ اس وقت ملک صاحب نے اپنی لڑکی کا رشتہ اپنے قریبی غیر احمدی رشتہ داروں کے ہاں کر دیا۔ اس کا اعلان ہو جانے بلکہ تمام ابتدائی رسوم ادا ہو چکنے کے کچھ عرصہ بعد وُہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ جس پر ابھی سال سوا سال ہی گزرا ہے۔ بیعت کرنے وقت انہوں نے یہ معاملہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے سامنے پیش کیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ لڑکی بھی بیعت کرے۔ تو پھر اس رشتہ میں مداخلت کی جا سکتی ہے۔ لیکن جب رشتہ پہلے کا ہو چکا ہے۔ لڑکی بالغ ہے۔ اور بیعت نہیں کر رہی۔ تو پھر ہم اس میں دخل نہیں دے سکتے ؛

یہ ہیں وُہ حالات جن میں یہ رخصتانہ ہُوا جب لڑکی عاقل۔ بالغ ہوتی ہوئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت میں داخل ہو کر احمدی نہیں ہُوئی۔ تو اس کے نکاح کا اثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت پر کیونکر پڑ سکتا ہے۔ البتہ اس سے اگر کچھ ظاہر ہوتا ہے تو یہ کہ ہم عقائد کے بارے میں اپنی بالغ اولاد کے لئے بھی کسی قسم کا جبر روا نہیں رکھتے اور کسی رنگ میں مجبور کر کے اسے احمدیت میں داخل کرنا پسند نہیں کرتے۔ بے شک احمدی ماں باپ کا یہ تو فرض ہے۔ کہ جو اولاد قبول احمدیت کے بعد ان کے ہاں پیدا ہو۔ اسے احمدیت کا شیدائی بنائیں۔ اور احمدیت کے احکام کی پابندی کرائیں۔ اس میں جو والدین سستی کرتے۔ اور لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ وُہ بہت بڑی گرفت کے نیچے آتے ہیں۔ لیکن جو اولاد قبولِ احمدیت کے وقت بالغ ہو۔ وُہ اپنے نیک و بد کی خود ذمہ وار ہے یعنی اس کے احمدی نہ ہونے اور احمدیت کے احکام پر عمل نہ کرنے کی ذمہ داری والدین پر عائد نہیں ہوتی۔ اور اسے کسی صورت میں مجبور کرنا ہمارے نزدیک درست نہیں ہے ؛

اسی اصل کے ماتحت ہم غیر احمدی والدین سے یہ بھی توقع رکھتے ہیں۔ کہ جن کی اولاد میں سے خواہ کوئی لڑکا ہو۔ یا لڑکی۔ جب احمدی ہو جائے۔ تو ان پر تشدد۔ اور جبر نہ کریں۔ اور مذہبی لحاظ سے جن امور کی پابندی وُہ ضروری سمجھیں۔ ان میں ان کو پوری آزادی دیں۔ کیونکہ انصاف۔ اور شرافت کا یہی تقاضا ہے ؛

باقی رہا وُہ طرز کلام جس میں "ترجمان احرار" نے لاہور کے اس رشتہ کا ذکر کیا ہے۔ اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ان لوگوں کی حد سے گری ہوئی اخلاقی حالت کا مظاہرہ ہے۔ جن حالات میں یہ رخصتانہ ہُوا ہے۔ ان کے رو سے احمدیت سے انحراف کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اور نہ لڑکی کے والدین اور دوسرے عزیزوں پر حرف آتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے اگر یہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ "پچاس فیصدی مرزائی دل سے مرزائیت پر تین حرف بھیج چکے ہیں۔ اور محض وضعداری نباہنے کے لئے طوعاً و کرہاً نام کے مرزائی چلے آتے ہیں"۔ تو اس بارے میں کیا ارشاد ہے۔ کہ احمدی نوجوانوں کو اس کثرت اور اتنی آسانی کے ساتھ غیر احمدیوں کی لڑکیاں مل جاتی ہیں۔ کہ اس کے متعلق خاص پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ کہ مرکزی اجازت کے بغیر اس قسم کا رشتہ قطعاً نہ قبول کیا جائے مگر باوجود اس کے متعدد احمدی نوجوانوں کی شادیاں ہر سال مرکز سے حصولِ اجازت کے بعد غیر احمدی گھرانوں میں ہوتی رہتی ہیں۔ ابھی حال ہی میں بٹالہ کے ایک معزز گھرانہ میں ایک احمدی نوجوان کی شادی ہُوئی ہے۔ مگر ہماری شرافت نے کبھی اتنا بھی گوارا نہیں کیا۔ کہ اس قسم کی شادیوں کا خصوصیت سے ذکر کریں۔ کجا یہ کہ انہیں کسی رنگ میں طعن و تشنیع اور سوقیانہ مذاق کا ذریعہ بنا لیں ؛

باقی رہا "مجاہد" کا یہ لکھنا کہ "لڑکی والوں کے گھر میں مرزا غلام احمد کے بڑے بڑے ثقہ صحابی آستینیں چڑھائے برات کی آؤ بھگت کی تیاریاں کر رہے تھے" یہ سراسر جھوٹ۔ اور کذب بیانی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ثقہ صحابہ میں سے کوئی ایک بھی نہ تھا۔ افضل حق اور اس کے چند نوجوان ساتھیوں کو مرف کھانے کے شامیانے میں دیکھا گیا۔ اور جب اس بات کا علم جناب ملک غلام محمد صاحب کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر اقبال کی طرف سے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

مسئلہ نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ

(۸)

حضرت محی الدین صاحب ابن عربی پر ڈاکٹر اقبال کا حملہ

دنیائے اسلام میں حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ایک بلند پایہ روحانی انسان تھے اسلام کی آپ نے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور علم دین کے انمول موتی آپ نے اپنی کتابوں میں اس کثرت سے بکھیرے ہیں۔ کہ اسلامی دنیا کا بیشتر حصہ ان سے آج تک مستفید ہو رہا ہے۔ ایسی بلند عظمت و شان رکھنے والی ہستی کے خلاف لب کشائی کسی روشن ضمیر انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس ڈاکٹر اقبال جماعت احمدیہ کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے اسلامی دنیا کے اس درخشندہ گہر کو بھی مورد الزام بنانے سے باز نہ رہے۔ اور حفظ مراتب کا پاس نہ کرتے ہوئے ان کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کر دیئے۔ چنانچہ امت محمدیہ میں بعثت مرسلین کے مسئلہ کے خلاف اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"دنیائے اسلام کے ایک بہت بڑے صوفی محی الدین ابن عربی کی سند پر یہ دعوے بھی کیا جاتا ہے۔ کہ ایک مسلمان صوفی کے لئے روحانی ارتقا میں یہ ممکن ہے۔ کہ اسے پیغمبرانہ احساسات کی نوعیت کا کوئی تجربہ ہو جائے۔ شیخ محی الدین ابن عربی کا یہ خیال میرے نزدیک نفسیاتی اعتبار سے غلط ہے"۔

معلوم نہیں ڈاکٹر اقبال نے ان سطور میں حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کی طرف جو امر منسوب کیا ہے۔ وہ ان کی کس کتاب میں درج ہے ممکن ہے انہوں نے کہیں ایسا لکھا ہو۔ مگر جہاں اسے غلط قرار دینا ڈاکٹر اقبال کی اس عقیدت کی نقاب کشائی کر رہا ہے۔ جو انہیں امت محمدیہ کے بزرگان سلف سے ہے۔ وہاں یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کے اس حوالہ کی بناء پر ہی اجرائے نبوت کی قائل ہے۔ بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ اجرائے نبوت کی بنیاد سب سے پہلے قرآن مجید پر ہے۔ پھر احادیث صحیحہ پر اس کے بعد تائیدی رنگ میں جہاں اور ثبوت پیش کرتے ہیں۔ وہاں بزرگان سلف کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں۔ پس حضرت محی الدین صاحب ابن عربی یا کسی اور بزرگ کے کسی قول پر ہمارے دعوے کی بنیاد نہیں۔ بلکہ بناء دعوے خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔

فتوحات مکیہ کا ایک حوالہ

لیکن اس میں بھی شبہ نہیں حضرت محی الدین صاحب ابن عربی مسئلہ اجرائے نبوت کے قائل تھے۔ اور اس کا ثبوت آپ کی مشہور تصنیف فتوحات مکیہ سے ملتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ ان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخاً لشرعہ ولا یزید فی شرعہ حکماً آخر وھذا معنی قولہ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی (جلد ۲ باب ۷۳، صفحہ ۳) یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود پر جس نبوت کا انقطاع ہؤا۔ وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت اس لئے اب کوئی ایسی شریعت نہیں آسکتی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی ناسخ ہو۔ یا آپ کی شریعت میں کوئی زیادتی یا کمی کر سکے۔ اور یہی معنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں۔ کہ نبوت و رسالت میرے وجود پر منقطع ہو گئی۔ اب میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں یعنی اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو میری شریعت کے خلاف قدم اٹھائے۔ ہاں میری شریعت کا تابع ہو کر نبوت و رسالت کا مقام حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابن عربی پر غلط الزام

حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کی یہ تحریر جس میں آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا نہایت لطیف مطلب بیان فرمایا ہے۔ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ آپ کے نزدیک امت محمدیہ میں غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر ڈاکٹر اقبال لکھتے ہیں۔

"فتوحات مکیہ کے بعض متعلقہ حصص کے بغور مطالعہ سے مجھے اس بات کا یقین ہے۔ کہ سپین کے اس جلیل القدر صوفی کو بھی ہر راسخ العقیدہ مسلمان کی طرح حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت پر کامل یقین ہے۔ اور اگر اسکی صوفیانہ بصارت اس چیز کو دیکھ لیتی۔ کہ ایک دن مشرق میں ہندوستان کے بعض ناتجربہ کار اور نوآموز صوفی اس کے ان صوفیانہ تاثرات کے ماتحت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تباہ کر دیں گے۔ تو وہ یقیناً اس بات کی توقع بھی کرتا۔ کہ علمائے ہند ایسے غداران اسلام کے خلاف دنیا کو متنبہ کر دینگے"

ڈاکٹر اقبال کا بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنہیں لاکھوں افراد خدا تعالیٰ کا برگزیدہ رسول اور نبی یقین کرتے۔ اور آپ کے ناموس کی حرمت میں اپنی جانیں قربان کر دینا انتہائی خوش نصیبی اور خوش بختی سمجھتے ہیں۔ "غدار اسلام" ایسے دل آزار لفظ سے یاد کرنا بتلاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر اقبال کا دل بغض و عداوت میں اس قدر سیاہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ اس امر کو سمجھنے کی صلاحیت ہی کھو بیٹھے ہیں۔ کہ ایک جماعت کے مذہبی مقتدا و پیشوا کے متعلق ہتک آمیز الفاظ استعمال کرنا کسی اچھی ذہنیت پر دلالت نہیں کرتا۔ لیکن اس امر سے قطع نظر دو باتیں قابل غور ہیں اول یہ کہ کیا حضرت محی الدین صاحب ابن عربی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت پر ان معنوں میں یقین رکھتے تھے۔ جن معنوں میں ڈاکٹر اقبال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔

دوم یہ کہ کیا بانی سلسلہ احمدیہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو نعوذ باللہ تباہ کر دیا۔

امر اول کا جواب۔ گذشتہ سطور میں دیا جا چکا ہے۔ اور فتوحات مکیہ کے حوالہ سے ہی ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بے شک خاتم النبیین سمجھا۔ مگر نہ ان معنوں میں کہ آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ امت محمدیہ کے لئے بند ہے۔ بلکہ ان معنوں میں کہ صرف تشریعی نبوت ختم ہو گئی۔ غیر تشریعی انبیاء کا آنا بند نہیں ہؤا پس اس حوالہ کی موجودگی میں ڈاکٹر اقبال کا یہ کہنا کسی صورت میں بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر راسخ العقیدہ مسلمان "کی طرح حضرت محی الدین صاحب ابن عربی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت پر یقین رکھتے تھے۔ بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ" ہر راسخ العقیدہ احمدی" کی طرح حضرت محی الدین صاحب ابن عربی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے تھے۔

بانی سلسلہ احمدیہ پر بے بنیاد اتہام

امر دوم جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف بایں مفہوم منسوب کیا گیا ہے کہ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو نعوذ باللہ تباہ کر دیا۔ اس سے زیادہ جھوٹ اور افترا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار ہا لکھا ہے کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ بلکہ اپنی جماعت کو بھی آپ نے ہمیشہ یہ تاکید فرمائی۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھے۔ اختلاف اگر ہے تو خاتم النبیین کے معنوں میں نہ اس میں کہ نعوذ باللہ بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے لیکن عام مسلمان سمجھتے ہیں۔ یہ ایک نہایت واضح بات ہے۔ جو ڈاکٹر اقبال کی سمجھ میں آنی چاہیئے تھی لیکن ان کا نہ سمجھنا ایک اور ثبوت ہے اس بات کا کہ انیسویں صدی کے اس فلسفی کا پیمانہ علم بہت کوتاہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاتم النبیین کا مفہوم

بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جن تحریرات سے ڈاکٹر اقبال کے اس بہتان کی کہ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تباہ کر دیا تردید ہوتی ہے وہ درج ذیل ہیں آپ فرماتے ہیں "یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا

بائیسکل ٹرائیکل لو بچہ گاڑی نہایت ہی ارزاں نرخوں پر راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور سے خرید فرمائیں۔ مرمت بائیسکل و رنگ و نکل ہماری دوکان پر اعلےٰ قسم ہوتا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
397

جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔ جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا۔ اور اپنے قول اور فعل سے آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ کچھ نہیں۔ سعدی نے کیا اچھا کہا ہے:۔ ؎

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ؎

(الحکم نمبر ۲۸ - جلد ۶ - مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

ختم نبوت کا راز

پھر فرماتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا راز ہمارے مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا۔ جس طرح پر وُہ ختم نبوت مانتے ہیں۔ اس طرح پر وُہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر قرار دیتے ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اب ابوّت جسمانی کی تو اللہ تعالےٰ نے اس میں نفی کی ہے اگر روحانی ابوت کا سلسلہ بھی جاری نہ ہوا۔ تو پھر کیا آپ کو ابتر مانیں گے؟ ایسا ماننا تو کفر ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ کی ابوت روحانی کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ لفظ لٰکن ظاہر کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ آئندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی۔ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مُہر سے ہوگی۔ کوئی شخص الہام اور وحی۔ اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہوسکتا۔ جب تک وُہ آنحضرت کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے۔ آئندہ نبوت کا فیض آپ ہی کے ذریعہ اور مُہر سے ملے گا۔

ہماری مثال تو ایسی ہے۔ کہ جیسے کوئی آئینہ میں اپنی شکل دیکھے۔ کیا اس شکل میں جو آئینہ میں نظر آتی ہے۔ اصل کے خواص۔ اور صفات نہ ہوں گے۔ اسی طرح پر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کا عکس۔ اور پرتو ہے۔ آپ سے خارج کوئی چیز نہیں۔ وحی کے معنے قرآن شریف میں مکالمات۔ اور مخاطبات الٰہیہ کے آئے ہیں۔ جس دین میں برکات سماویہ اور مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ اُس دین کو زندہ کہنا غلطی ہے۔ وُہ دین مُردہ ہوگا۔ پس اسلام کو یہ لوگ مُردہ دین قرار دینا چاہتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مُردہ نبی۔ معاذ اللہ ہم یہ نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ ہیں۔ اور اسلام زندہ مذہب۔ کیونکہ آپ کے برکات۔ اور فیوض کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور آپ کی نبوت مستقل نبوت ہے۔ جس کی مُہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہے۔ اور اسی کو ظلی نبوت کہتے ہیں۔ ہم اس نبوت کو کُفر جانتے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے توسط کے بغیر دعوے کی جائے۔ لیکن جو سلسلہ توسط کا انکار کرتا ہے۔ کہ ایسا سلسلہ بھی منقطع ہوچکا ہے۔ وُہ بھی کافر ہے کیونکہ وُہ معاذ اللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ابتر اور اسلام کو مُردہ مذہب ٹھہراتا ہے۔ اور جب اسلام ایسا مذہب ٹھہرایا گیا۔ تو اس سے نجات کی کیا امید ہوگی۔ یہ اسرار سمجھنے کے لئے ایک معرفت کی ضرورت ہے۔ اور جب تک اس عالم میں معرفت کی تکمیل نہ کرے۔ اس عالم میں معرفت کی کوئی امید نہیں ہوسکتی۔ اور تکمیل معرفت ہو نہیں سکتی۔ جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے استفادہ نہ کرے یا ایسے لوگوں کی صحبت سے فائدہ نہ اٹھائے جو آپ کے استفادہ سے مستفید ہو کر وُہی برکات لے کر آتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کونوا مع الصادقین۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے استفادہ کرنے کے لئے فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اور اس جہان کی عدم معرفت سے دوسرے عالم میں بھی معرفت سے بے نصیب ہونے کے لئے فرمایا۔ من کان فی ھٰذہ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے جو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دُعا تعلیم کی ہے۔ اور ہر رکعت نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ اگر یہ نعمت کسی کو ملنے والی ہی نہ تھی تو اس دُعا کی تعلیم کی کیا ضرورت تھی۔ سچی بات یہی ہے۔ کہ میری یہ باتیں سمجھ میں نہیں آ سکتیں۔ جب تک آنکھ نہ کُھلے۔ اور وُہ صحبت سے میسر آتی ہے۔ آنکھ کھلنے سے بصیرت۔ اور یقین تام حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اسی جہان میں بہشتی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ اور دُوسرے عالم میں وُہ بصیرت بینائی کا باعث بنتی ہے۔ اور نابینائی کی تکلیف اور مصیبت سے نجات دیتی ہے۔

بڑے ہی تعجب۔ اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ جب یہ لوگ مانتے ہیں۔ کہ یہ اُمت خیر الامم ہے۔ تو کیا ایسی ہی امت خیر الامم ہُوا کرتی ہے۔ جس میں کسی کو مخاطبات۔ اور مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل نہ ہو۔ حضرت موسےٰؑ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔ لیکن اس امت میں ایک بھی ان کا مثیل نہ ہُوا۔ تو پھر یہ امت کیونکر خیر الامم ٹھہری۔

نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ جمیع کمالات نبوت و رسالت آپ پر ختم ہوگئے۔ اور ایک جیسے بادشاہ کی مُہر کے بغیر کوئی فرمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مُہر کے بغیر کوئی نبوت سے استفادہ نہیں کرسکتا۔ قرآن شریف میں جو فرمایا ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ محبت کے کیا معنی ہیں۔ کیا یہی کہ وُہ کورے رہیں۔ یہ کیسی محبت ہے۔"

(الحکم نمبر ۴۲ - جلد ۶)

مسلمانوں کی غلط فہمی

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہمیں اللہ تعالےٰ نے وُہ نبی دیا۔ جو خاتم المومنین۔ خاتم العارفین اور خاتم النبیین ہے۔ اور اسی طرح وُہ کتاب اس پر نازل کی۔ جو جامع الکتب۔ اور خاتم الکتب ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ پر نبوت ختم ہوگئی تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی۔ جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کردے ایسا ختم قابلِ فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے۔ کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہوگئے۔ یعنی وُہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے۔ کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی۔ وُہ سب کے سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں جمع کر دیئے گئے۔ اور اس طرح پر آپ طبعًا خاتم النبیین ٹھہرے۔ اور ایسا ہی وُہ جمیع تعلیمات وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں۔ وُہ قرآن شریف پر آکر ختم ہوگئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مجھ پر۔ اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترا عظیم ہے۔ ہم جس قوت۔ یقین۔ معرفت۔ اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے۔ اور یقین کرتے ہیں۔ اس کا لاکھواں حصہ بھی وُہ نہیں مانتے۔ اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وُہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سُنا ہُوا ہے۔ اور اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ وُہ نہیں جانتے۔ کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے۔ اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا۔ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے۔ ایک خاص لذت پاتے ہیں۔ جس کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا۔ بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔

دُنیا کی مثالوں میں سے ہم ختم نبوت کی مثال اس طرح پر دے سکتے ہیں۔ کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر آکر اس کا کمال ہو جاتا ہے۔ جب کہ اُسے بدر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر آکر کمالات نبوت ختم ہوگئے۔ جو یہ مذہب رکھتے ہیں۔ کہ نبوت زبردستی ختم ہوگئی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یونس بن متی پر بھی ترجیح نہیں دینی چاہیئے۔ انہوں نے اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور کمالات کا کوئی علم ہی ان کو نہیں ہے۔ باوجود اس کمزوریٔ فہم اور کمیٔ علم کے ہم کو کہتے ہیں۔ کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں ایسے مریضوں کو کیا کہوں۔ اور ان پر کیا افسوس کروں۔

منشی فاضل ۱۹۳۷ء کی رعائتی فہرست کتب ملک نذیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور سے مفت طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر ان کی یہ حالت نہ ہو گئی ہوتی۔ اور حقیقتِ اسلام سے بکلی دور نہ جا پڑے ہوتے۔ تو پھر میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ان لوگوں کی ایمانی حالتیں بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور وہ اسلام کے مفہوم اور مقصد سے محض ناواقف ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ وہ اہلِ حق سے عداوت کرتے "(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع کمالاتِ متفرقہ تھے

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"میں قرآن شریف سے یہ استنباط کرتا ہوں کہ سب انبیاء کے وصفی نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے۔ کیونکہ آپ تمام انبیاء کے کمالاتِ متفرقہ اور فضائل مختلفہ کے جامع تھے۔ اور اسی طرح جیسے تمام انبیاء کے کمالات آپ کو ملے۔ قرآن شریف بھی جمیع کتب کی خوبیوں کا جامع ہے چنانچہ فرمایا فیھا کتبٌ قیّمۃ اور ما فرطنا فی الکتاب۔ ایسا ہی ایک جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ تمام نبیوں کی اقتدا کر۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ امر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک امر تو تشریعی ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہ کہا کہ نماز قائم کرو۔ یا زکوٰۃ دو وغیرہ۔ اور بعض امر بطور خلق ہوتا ہے۔ جیسے یا نار کونی بردًا وسلامًا علی ابراھیم یہ امر جو ہے۔ کہ تو سب کی اقتدا کر۔ یہ امر بھی خلقی اور کونی ہے۔ یعنی تیری فطرت کو حکم دیا کہ وہ کمالات جو جمیع انبیاء علیہم السلام میں متفرق طور پر موجود تھے۔ اس میں اکٹھے اجمالی طور پر موجود ہوں۔ اور گویا اس کے ساتھ ہی وہ کمالات اور خوبیاں آپ کی ذات میں جمع ہو گئیں۔ چنانچہ ان خوبیوں اور کمالات کے جمع ہونے ہی کا نتیجہ تھا۔ کہ آپ پر نبوت ختم ہو گئی۔ اور یہ فرمایا۔ کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں۔ کہ نبوت کی ساری خوبیاں اور کمالات تجھ پر ختم ہو گئے۔ اور آئندہ کے لئے کمالاتِ نبوت کا باب بند ہو گیا۔ کہ کوئی نبی مستقل طور پر نہیں آئیگا" (الحکم نمبر ۸ جلد ۷۔ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ حوالجات اس امر کا قطعی اور واضح ثبوت ہیں۔ کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے تھے۔ اور اپنی جماعت کو بھی یہ تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھے۔ اسی لئے بیعت کے وقت حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے اب ہر شخص سے یہ اقرار لیتے ہیں۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرے گا۔ مگر ڈاکٹر اقبال جماعت احمدیہ کے مسلم عقائد کے صریح خلاف لوگوں کو یہ مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے۔ بلکہ آپ کی "خاتمیت" کو نعوذ باللہ تباہ کر رہے ہیں۔ جو شخص بغض و عداوت میں اس طرح کھلے بندوں حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرے۔ اس کے متعلق ہر شخص بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے اعتراضات میں کہاں تک حق بجانب ہے

قابل توجہ سیکرٹری صاحبان جائداد صاحبان

وصیت کنندہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقرر فرمودہ ان شرائط پر عمل کرنا ضروری ہے (۱) شرط اول۔ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے چندہ داخل کرے

۲۔ اس قبرستان میں وہی دفن ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ کہ اس کی موت کے بعد کم از کم دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا اور زیادہ سے زیادہ تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالے کیا جائے۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو۔ اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

ہر ایک صالح جس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکیگا۔

اگر کوئی موصی ایسا ہو جس میں تیسری شرط نہ پائی جاتی ہو۔ تو اس کے متعلق اطلاع دی جائے اور ایسی فہرست پر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کے دستخط ضرور ہوں۔ ایسی فہرستیں جلد دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

الفضل کا خطبہ نمبر

یوں تو الفضل کا میں بے حد شائق ہوں ــــ مگر جس دن "الفضل" کا خطبہ نمبر ملتا ہے۔ فرطِ مسرت سے جھومنے لگتا ہوں۔ اور کسی ایسی جگہ کا متلاشی ہوتا ہوں۔ جہاں میرے مطالعہ میں کوئی چیز مخل نہ ہو سکے۔ تا کہ میں چپ چاپ اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مبارک منہ سے نکلے ہوئے جادو اثر الفاظ پڑھوں ــــ بار بار پڑھوں ــــ اور ایک کیف کے سمندر میں ڈوب جاؤں ــــ !!

میں نے ہرکارے کی آمد کے صحیح وقت کو معلوم کرنے کے لئے ــــ اپنے صحن کی دھوپ پر نشان لگا رکھا ہے ــــ ہر پانچ منٹ کے بعد بیتابانہ اسے دیکھتا ہوں۔ اور جونہی کہ دھوپ میرے مقررہ نشان پر آجاتی ہے ــــ میں اپنے ڈرائنگ روم میں ہرکارے کے انتظار میں آبیٹھتا ہوں ــــ اور اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ کسی راہگیر ہی کے بوٹوں کی آواز سے ــــ ہرکارے کے آنیکا دھوکا ہو جاتا ہے میں ــــ اس پھرتی سے دروازہ کھولتا ہوں۔ کہ بیچارا راہگیر خوفزدہ سا ہو کر رہ جاتا ہے۔ مگر میں ہرکارے کو نہ پا کر پھر دروازہ بند کر لیتا ہوں ــــ وہ شریف آدمی اپنے ٹھیک وقت پر آتا ہے۔ اور اپنے مخصوص لہجہ سے آواز دے کر مجھے میری ڈاک دے جاتا ہے۔

ــــ میری ڈاک، عزیزوں کے خطوط۔ دوستوں کے محبت نامے۔ چند ایک ادبی رسائل اور مختلف اخبارات پر مشتمل ہوتی ہے ــــ مگر میری نظر ہمیشہ ایک چھوٹے سے تہہ شدہ اخبار پر پڑتی ہے ــــ اس کا نام "الفضل" ہے ــــ کھولتا ہوں۔ اور اس میں ایسا کھو جاتا ہوں کہ باقی ماندہ ڈاک میری میز پر پڑی کی پڑی رہ جاتی ہے ــــ !!

۲۰ مارچ کو ــــ حسب معمول ــــ میں اخبار "الفضل" کا منتظر ــــ اپنے دروازے کے سامنے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ کہ کسی کے بوٹوں کی آواز سنائی دی۔ پیچھے مڑ کر دیکھا ــــ تو پوسٹ مین نیچی گردن کئے ــــ ڈاک کے تھیلے میں سے کچھ خطوط اور اخبارات وغیرہ نکال رہا تھا ــــ یہ میری ڈاک تھی ــــ سنبھالی ــــ اور ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کر کے تمام ڈاک کو، پہلے کی طرح میز پر بکھیر دیا۔ میری نظر سُرخ رنگ سے لکھے ہوئے الفضل پر پڑی ــــ یہ خطبہ نمبر تھا ــــ اٹھایا اور پڑھنے لگ گیا ــــ ایک ایک لفظ ــــ دل میں کھبتا جا رہا تھا۔ اور ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ میرے سامنے کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں ــــ جی چاہتا تھا۔ کہ پر ہوں۔ تو اُڑ کر قادیان کے مقدس نبیؑ کی عظیم الشان یادگار ــــ اپنے پیارے آقا کے قدموں سے جا کر لپٹ جاؤں۔ جب میں خطبہ پڑھتے پڑھتے ان الفاظ پر پہنچا۔ کہ ــــ "آؤ ہم پھر اپنے رب کے حضور سجدہ میں گر جائیں۔ اور اپنی سجدہ گاہوں کو ــــ " تو میری آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں ــــ خطبہ کی آخری دُعا ــــ بڑی مشکل سے ختم کی ــــ اور اسی وقت اپنے رب کے حضور سجدہ کے لئے جھک گیا۔ اور بے اختیار میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔

"اے خالقِ دو جہاں۔ اے بادشاہوں کے بادشاہ۔ اے بے کسوں کے والی۔ اے قادرِ مطلق خدا! تو اپنی ذات کے صدقے ــــ اور اپنے جلال کے صدقے۔ ہم ناتوانوں اور مظلوموں پر رحم کر۔ رحم کر۔ رحم کر۔ کہ تیرے سوا کوئی رحم کرنے والا نہیں۔ تو ہی ارحم الراحمین ہے تجھے ہی دنیا میں امن قائم کرنے کی طاقت ہے ــــ آہ! اے سمیع۔ بصیر خدا! ناپاک روحیں تیرے پیارے فرستادہ مسیحؑ کو گندی گالیاں دیتی ہیں۔ تیرے پیارے بندوں کے دل دکھاتی ہیں ــــ تو اپنی "ربوبیت" کا جلوہ دکھا۔ اور ان لوگوں کو ہدایت کا نور بخش ــــ یا غضب کی آگ ان بد روحوں پر برسا کر ــــ پاک کر دے"۔ آمین۔ آمین

(خاکسار احسن اسمٰعیل۔ از گوجرہ)

(الفضل) جو صاحب صرف خطبہ نمبر خریدنا چاہیں۔ وہ چار روپیہ سالانہ قیمت پر اپنے نام جاری کرا سکتے ہیں۔ (مینیجر)

احراری ملا عنایت اللہ کی گاڑی سے گرانے کی جھوٹی داستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کے قادیان میں آلہ کار ملا عنایت اللہ کی طرف سے اخبار "زمیندار" "احسان" اور "مجاہد" میں یہ داستان شائع ہوئی ہے۔ کہ "۲۹ مارچ کو دو قادیانیوں نے مجھے ریل گاڑی کے ڈبے سے اٹھا کر باہر پھینک دینا چاہا لیکن بمشکل مجھے ان کے نرغہ سے ایک سکھ نے نجات دلائی۔" (زمیندار یکم اپریل) "احسان" میں ایک کی بجائے دو سکھوں کا ذکر ہے۔ کہ انہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈالکر ملا عنایت اللہ کو موت کے مونہہ سے بچایا۔ لیکن ۲ اپریل کے "مجاہد" میں جو تفصیل عنایت اللہ نے بقلم خود شائع کرائی ہے۔ اور جسے پہلے واویلا کے بالکل خلاف پاکر کسی اور اخبار نے درج کرنے کے قابل نہ سمجھا۔ اس میں لکھا ہے "۲۹ مارچ کو میں بٹالہ سے ساڑھے چار بجے کی گاڑی پر سوار ہوا۔ اس ڈبہ میں دو قادیانی نوجوان اور تین کوئی اور آدمی تھے جن میں ایک عمر رسیدہ سکھ تھا۔ جب گاڑی نہر پر پہونچی۔ تو قادیانیوں نے یہ کہتے ہوئے کہ یہ شخص مسیح موعود کی توہین کرتا ہے، مجھ پر حملہ کر دیا۔ ان کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ چلتی گاڑی سے نیچے گرانا چاہتے تھے"۔

چونکہ اس غلط بیانی کا ذکر ہندو اخبارات میں بھی آیا ہے۔ اور "احسان" اور "زمیندار" نے اس کی آڑ میں ہمارے متعلق عوام کو اشتعال دلانے کی مذموم سعی کی ہے۔ اس لئے اصل حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ اس داستان کے دروغ بے فروغ ہونے کے لئے ملا مذکور کے اپنے بیانات ہی کافی ہیں۔ کجا تو یہ کہ ایک یا دو سکھوں نے بمشکل گاڑی سے نیچے گرنے سے بچایا۔ اور کجا یہ کہ ملا مذکور کو دو احمدی نوجوانوں کے متعلق صرف وہم پیدا ہوا۔ کہ وہ اسے گاڑی سے نیچے گرا دیں گے۔ اور اس لئے یہ وہم گزرا کہ ان کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں تھی۔ گویا خالی ہاتھ ہونا اس بات کی علامت تھی۔ کہ وہ عنایت اللہ کو گاڑی سے نیچے پھینک کر اس کا خاتمہ کر دیں گے۔

بات اصل میں یہ ہے کہ قادیان میں جن لوگوں کو کئی قسم کے سبز باغ دکھا دکھا کر اور طرح طرح کے لالچ دے کر احرار نے اپنا آلہ کار بنا رکھا تھا۔ اب وہ ان کے دھوکہ اور فریب کے کھل جانے کی وجہ سے ان کی جان کو رو رہے اور ان کے نمائندہ عنایت اللہ کے گلے کا ہار ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ ان حالات سے ظاہر ہے جن کا ایک قلیل حصہ احسان میں چھپتا رہتا ہے چنانچہ یکم اپریل کے احسان میں لکھا ہے۔

"قادیان ۲۵ مارچ۔ آج احراریوں نے مسجد ارائیاں میں ۸ بجے شب زیر صدارت مسمی عبدالسلام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ حاضرین کی تعداد ۵۰، ۶۰ کے درمیان تھی۔ جلسہ کی ابتداء تلاوت قرآن کریم و نعت شریف کے شروع ہوئی۔ مہر دین آتش باز نے اخبار "احسان" کے خلاف زہر اگلا اور اسے مرزائیت کا ایجنٹ قرار دیتے ہوئے مسلمانان قادیان کی حالت زار شائع کرنے پر غلط الزامات کا نشانہ بنایا۔ لیکن چند لفظ ہی کہے ہوں گے کہ خواجہ عزیز احمد صاحب صدر انجمن اسلامیہ قادیان نے صدر جلسہ اور حاضرین سے ان غلط الزامات کا جواب دینے کے لئے اجازت طلب کی۔ مگر جواب کی بجائے پولیس پولیس کی صدائیں بلند ہوئیں اور کہا گیا۔ کہ یہ مرزائی ہے اسے جلسہ سے باہر نکال دیا جائے۔ خواجہ صاحب نے تحمل اور بردباری سے کام لیا۔ اور کہا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور فرمایا کہ میں الحمدللہ حنفی مسلمان ہوں۔ میرزائی نہیں ہوں۔ اور سابق صدر احرار قادیان ہوں۔

اس کے بعد ایک دریدہ دہن احراری بزعم خود محبوب سبحانی نے دربارہ "احسان" کے خلاف ہرزہ سرائی شروع کی۔ تو جلسہ میں گڑبڑ مچ گئی۔ اور حاضرین میں سے اکثر بیزار ہو کر چلے گئے باقیوں نے کہا کہ تقریر بند کر دو۔ ہم خانۂ خدا میں ایسی ہرزہ سرائی سننا نہیں چاہتے۔ صدر جلسہ نے دعا کے لئے اپیل کی۔ اور ختم پڑھ کر جلسہ برخاست کیا۔ واپسی پر خواجہ عزیز احمد صاحب سے معتقدین جلسہ نے درخواست کی۔ کہ آپ سچ سچ بتائیں واقعی مظلومین قادیان کی یہی حالت زار ہے۔ کہ کچھ ہجرت کر گئے۔ اور کچھ مجبوراً مرزائیت کا قبول کرتے جا رہے ہیں۔ اور کچھ معصوم بچوں کے ساتھ فاقہ کشی میں مبتلا ہیں۔ جب خواجہ صاحب نے تقریباً ۸۰، ۱۰ ایسے آدمیوں کے نام لئے۔ تو سامعین آٹھ آٹھ آنسو رونے لگے۔ اور سرد آہیں بھرتے ہوئے چلے گئے"۔

اسی طرح ۲ اپریل کے احسان میں مذکور ہے "مجاہد نے اپنی ۲۹ مارچ کی اشاعت میں جس جلسہ کو باشندگان قادیان کی طرف منسوب کیا ہے۔ وہ عام مسلمانوں کا جلسہ نہیں۔ بلکہ احرار کا تھا۔ احرار کے نمائندہ عبدالحق نے لوگوں کو ڈیفنس کمیٹی کے جلسہ کے بہانہ سے بلایا تھا۔ پھر بھی جلسہ میں حاضرین کی تعداد پچاس سے زائد نہ تھی۔ جس وقت احسان کے خلاف مہر الدین آتش باز نے بکواس شروع کی۔ تو سب معززین اٹھ کر چلے گئے۔ اور جلسہ میں گڑبڑ مچ گئی۔ ہر طرف سے احسان کی تائیدیں آوازیں بلند ہوئیں۔ اس جلسہ میں کسی قسم کا کوئی ریزولیوشن منظور نہیں ہوا۔ مجاہد میں جو ریزولیوشن درج کیا گیا ہے۔ وہ اس کی اپنی ایجاد ہے۔

۲ مارچ کو دفتر انجمن اسلامیہ میں انجمن کا ایک غیر معمولی اور فوری اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر منظور کئے گئے۔

۱- انجمن اسلامیہ قادیان کا یہ اجلاس میاں حبیب الرحمان کے اس غیر معقول رویہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جس کے باعث انہوں نے مسلمانوں میں افتراق پیدا کر دیا ہے۔

۲- یہ اجلاس حضرت مولانا ظفر علی خان صاحب کی ذات بابرکات پر امرتسر میں احراریوں کے کینہ حملہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۳- یہ اجلاس اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ اسے اخبار احسان پر کلی اعتماد ہے۔

۴- یہ جلسہ مقامی احراریوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ وہ اپنے غیر معقول رویہ سے باز آجائیں"۔

جماعت احمدیہ کے خلاف "احسان" کے سخت معاندانہ رویہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس قسم کے حالات وہ سخت مجبوری کی حالت میں اور پانی کے سر سے گزر جانے کی صورت میں شائع کر رہا ہے۔ کیونکہ شروع سے احرار کا دست نگر اور ان کے عیوب کو خوبیاں بنانا اپنا فرض سمجھتا چلا آیا ہے۔

ان حالات میں چونکہ ملا عنایت اللہ اپنے آپ کو سخت مشکلات میں گھرا ہوا پاتا ہے۔ ادھر اسے پہلے کی طرح کا نذرانہ نہیں مل رہا۔ اس لئے وہ چاہتا ہے۔ کہ اپنا بوریا بستر اٹھا کر کوئی اور ٹھکانا ڈھونڈھے۔ اور ہمیں خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے امیر شریعت۔ اور صدر احرار کے پاس جا کر بہت کچھ رو پیٹ بھی چکا ہے۔ مگر اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اور اسے مجبور کیا گیا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح فساد کرا دو۔ تاکہ احرار کی بگڑی ہوئی بھی بن جائے۔

اب ایک طرف تو اس کی یہ کوشش ہے۔ کہ کسی کے سر چڑھ کر کسی نہ کسی رنگ میں فتنہ پیدا کرے۔ اور دوسری طرف یہ کہ اپنے آپ کو سخت خطرات میں مبتلا بتا کر اس مصیبت سے نجات پا سکے جو اس کے جھوٹے وعدوں اور طرح طرح کی دھوکہ دہیوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ جب آج تک اس کی بے حد اشتعال انگیزیوں فتنہ پردازیوں اور بدزبانیوں کے باوجود کسی احمدی نے اسے کچھ نہیں کہا۔ اور محض اپنے امام کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے نہیں کہا۔ تو اب جبکہ وہ انہی لوگوں سے ہمقول ذلیل و رسوا ہو رہا ہے جنہیں کندھوں پر چڑھائے پھرتا ہے کسی احمدی کو اس پر حملہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

سے ہر قسم کی ترکی ٹوپیاں و کلاہ و بال دار ٹوپیاں بازار سے بارعایت مل سکتی ہیں

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکندر آباد

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ فروری ۱۹۳۶ء کے دوران میں ہندوستان اور کرہ ... تبلیغی ... کے علاوہ بیرونی ممالک ... ٹرینیڈاڈ۔ لنڈن۔ نائیجیریا سپین۔ موشی۔ ٹانگانیکا اور مغربی افریقہ سے تبلیغی لٹریچر کے متعلق درخواستیں موصول ہوئیں۔ کل لٹریچر جو فروخت ہوا یا مفت تقسیم ہوا اس کی قیمت ۱۷۹ روپے آٹھ آنے ہے۔ ۱۹۳۵ء میں آٹھ اشخاص بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ہفتہ میں دو بار قرآن مجید کا درس دیتے ہیں۔

موگا

جماعت احمدیہ موگا کی طرف سے ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کو دعوگری (ضلع جالندھر) کی اچھوت کانفرنس میں تقریر کرنے کی غرض سے بھیجا گیا۔ آپ نے مساوات اسلامی اور مسئلہ نجات پر زبردست تقریر کی۔ جس سے لوگ بے حد متاثر ہوئے۔ معززین نے آپ کی تقریر پر خراج تحسین ادا کیا۔

خاکسار:۔ محمد یعقوب سکرٹری

برمپہ گڑھ (اڑیسہ)

چوہدری بھیکن خان صاحب کیرنگ سے ۳ فروری کے مکتوب میں لکھتے ہیں۔ میں پیدل سفر کرتا ہؤا اعلائے کلمۃ الحق کے لئے برمپہ گڑھ پہنچا۔ وہاں دو سو مسلمانوں کو تبلیغ احمدیت کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں احمدیت کے متعلق بہت دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ ہندو اور مسلم اصحاب میری باتوں کو غور سے سنتے رہے اور انہوں نے اقرار کیا۔ کہ یہی زمانہ مہدی اور کلنک اوتار کی آمد کا زمانہ ہے۔ بڑے بڑے افسروں کو تبلیغ کی گئی۔ بعض کو ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے پرچے دیئے گئے۔ بارہ دن پیدل سفر کر کے پہاڑی جنگل کو طے کرتا ہؤا واپس گھر پہنچا۔

چانگو والی میں مناظرہ

مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بدوملہی سے لکھتے ہیں۔ ۱۴ مارچ ۹ بجے خاکسار، مولوی غلام رسول صاحب راجیکی، مولوی دل محمد صاحب اور مولوی عبد الغفور صاحب چانگو والی کے میدان مناظرہ میں پہنچے۔ غیر احمدی ... اور ... سے مسلح ہو کر ... گرد ہوں میں ساڑھے گیارہ بجے کے قریب پہنچے۔ شرائط طے ہونے کے بعد ۲ بجے مناظرہ شروع ہؤا۔ پہلا مناظرہ وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر ہؤا۔ ہماری طرف سے مناظر جناب مولوی عبد الغفور صاحب تھے۔ شرائط کے رو سے مناظرہ میں استدلال صرف قرآن شریف سے کیا جانا قرار پایا تھا۔ مگر غیر احمدی مناظر نے پہلی تقریر میں ہی سب شرائط توڑتے ہوئے حدیث۔ اور اقوال ائمہ سے حوالجات پیش کرنے شروع کر دیئے۔ توجہ دلانے کے باوجود وہ اسی بات پر مصر رہا۔ گویا قرآن کریم کی رو سے مناظرہ کرنے سے وہ کلی طور پر عاجز تھا۔ بہر حال ہمارے صدر نے انہیں کسی صورت میں بھی راہ گریز اختیار کرنے کی اجازت نہ دی۔ اور ہمارے مناظر نے ہر اعتراض کے مکمل اور مسکت جواب دیکر غیر احمدی مناظر کو خاموش کر دیا۔ دوسرا مناظرہ ۱۵ مارچ صبح ۹ بجے سے بارہ بجے تک مسئلہ اجراء نبوت پر ہؤا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار مناظر تھا۔ اس مناظرہ میں بھی غیر احمدیوں نے اپنی کمزوری پر شور و شر ڈال کر اور فساد پر آمادگی کا اظہار کر کے پردہ ڈالنا چاہا۔ مگر ہمارے صدر مولانا ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری نے نہایت دانائی سے کام لے کر عوام کو قابو میں رکھا۔ ہماری شرافت کا غیر احمدی شرفاء و معززین نے بھی اعتراف کیا۔ مخالف مناظر کے دلائل کو باطل ثابت کر کے ہم نے ان کے مقابلہ میں احمدیت کی تائید میں دلائل پیش کئے۔ اور ان کے جواب کے لئے بار بار مطالبہ کیا اور متعدد دفعہ متحدیانہ رنگ میں ان کے جواب کے لئے چیلنج بھی دیا۔ مگر وہ آخر تک ان میں سے ایک کا بھی جواب نہ دے سکا۔

تیسرا مناظرہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تھا۔ ہماری طرف سے مولوی دل محمد صاحب مناظر تھے۔ مولوی دل محمد صاحب کی پہلی تقریر کے جواب میں غیر احمدی مناظر نے بہت سی غلط بیانیوں سے کام لے کر لوگوں کو دھوکا میں ڈالنا چاہا۔ مگر ہماری طرف سے اس کی غلط بیانیوں کا پردہ چاک کیا گیا۔ غیر احمدی مناظر صدر کی پناہ لے کر اور اسے کج بحثی کے لئے کھڑا کر کے آپ بیٹھا کہ پھر مناظرہ کے ختم ہونے تک دوبارہ کھڑا ہونے کی اسے جرأت ہی نہ ہوئی۔ مناظرہ میں غیر احمدی صدر نے فساد برپا کرنے کی بے حد کوشش کی۔ مگر ہمارے صدر کی طرف سے صبر و تحمل کی تلقین اور انتظامی قابلیت کی وجہ سے کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہؤا۔ شریر النفس لوگ کئی روز پہلے سے فساد کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے بد ارادوں میں نامراد رکھا۔

یہ مناظرہ اپنے اندر خاص اہمیت رکھتا تھا۔ پیر منظور قیوم صاحب سجادہ نشین رتڑ چھتر نے شرائط اپنے ہاتھ سے لکھی تھیں۔ مگر ان کی موجودگی میں شرائط توڑی گئیں اور باوجود اس کے کہ انہیں بار بار اس کی طرف توجہ دلائی گئی۔ وہ بالکل خاموش رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مناظرہ میں احمدیت کو نمایاں فتح حاصل ہوئی۔

لجنہ اماء اللہ جہلم

لجنہ اماء اللہ جہلم خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم کی گئی ہے۔ اہلیہ صاحبہ جناب چوہدری علی اکبر صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ جہلم صدر اور اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈسپنسری سکرٹری منتخب ہوئی ہیں۔ ۱۵ فروری کو لجنہ کا پہلا اجلاس منعقد ہؤا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت چوہدری علی اکبر صاحب نے ایک مضمون پڑھا۔ اور عاجزہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد اتفاق آراء سے یہ رزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ احمدی پور میں جو جہلم کے قریب واقع ہے۔ ہر ماہ ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا جایا کرے۔ چنانچہ ۷ مارچ کو وہاں جلسہ منعقد کیا گیا۔ چھوٹی بچیوں نے نظمیں پڑھیں۔ سکرٹری صاحبہ نے تربیت اولاد پر مضمون پڑھا۔ اہلیہ صاحبہ حاجی نواب خان صاحب نے احمدیت کے موضوع پر ایک مضمون پڑھا۔ اس کے بعد میں نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہؤا۔

۱۴ مارچ۔ لجنہ کا تیسرا اجلاس منعقد ہؤا جس میں مولوی عبد المغنی صاحب نے اصلاح رسوم۔ لجنہ اماء اللہ کے قائم کرنے کی غرض اور رنجشیں دور کر کے باہمی اتحاد قائم کرنے کے متعلق تقریر کی۔ متعدد غیر احمدی بہنیں بھی شریک جلسہ ہوئیں۔

خاکسار:۔ سکینہ خانم سکرٹری تبلیغ

اوڑہ (ضلع سیالکوٹ)

۱۵ مارچ۔ جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب کی صدارت میں اوڑہ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ سیالکوٹ سے بھی بعض احمدی احباب تشریف لائے۔ ... عبد السلام صاحب متعلم ... کالج نے تلاوت قرآن کریم کی۔ حافظ فیض احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ خلیل احمد صاحب۔ عبد المنان صاحب۔ حکیم اللہ دتا صاحب اور ڈاکٹر محمد دین صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر موضوعات پر تقریریں کیں۔ غیر احمدی احباب بھی شامل جلسہ ہوئے۔ باغ علی نامی ایک احراری جو پہلے بھی ہمارے خلاف فتنہ و فساد برپا کرتا رہا۔ اور افسران کو ہمارے خلاف غلط اور بے بنیاد رپورٹیں بھیج کر ہمیں نقصان پہنچانے کی کوششیں کرتا رہا ہے۔ اب پھر جماعت احمدیہ اوڑہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہم افسران بالا کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس کی بڑھتی ہوئی شرارتوں کو روکیں۔

خاکسار:۔ شاہ محمد سکرٹری تبلیغ اوڑہ (ضلع سیالکوٹ)

دھرم کوٹ رندھاوا

کچھ آریوں نے دھرم کوٹ میں جلسے منعقد کئے۔ اور اسلام پر اعتراضات کئے۔ جن کا جواب دینے کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے ۱۶ مارچ کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نے تقریر کی۔ جس میں دلائل قاطعہ سے ان کے تمام اعتراضات کا جواب دیا۔ حاضرین پر بہت اچھا اثر ہؤا۔ خاکسار:۔ ممتاز احمد

مریدکے (ضلع شیخوپورہ)

شیخ بشیر احمد صاحب آزاد تحریر کرتے ہیں۔ مارچ کے شروع میں دو مولوی صاحبان سے جو پٹیالہ دوست محمد سے آئے تھے امکان نبوت وصداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گفتگو ہوئی۔ محمد حسین نظامی سے بھی کئی بار گفتگو ہوتی رہی۔ موضع کوٹ رحمت المعروف نواں پنڈ میں تبلیغ کی۔ ایک جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ جس میں میں نے "موجودہ زمانہ کے لئے ایک مصلح کی اشد ضرورت ہے" کے عنوان پر تقریر کی۔ جلسہ میں غیر احمدی صاحبان بکثرت شامل تھے۔ داتا زید کا بھی آنے جانے ہوئے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاورت کے موقعہ پر بہت بڑی رعایت

۵ اپریل ۳۶ء سے ۲۰ اپریل ۳۶ء تک

احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ ورنہ بعد میں کافی عرصہ تک کف افسوس ملنا پڑے گا۔ جو دوست مشاورت پر نہ آئیں۔ وہ مشاورت پر آنے والے دوستوں کے ذریعہ دستی منگوالیں۔ تاکہ محصول وغیرہ کی کفایت رہے۔

قرآن مجید مترجم بطرز آسان

تقطیع کلاں اصل قیمت للعہ رعایتی صرف سے یکمشت تین عدد کے خریدار سے آٹھ روپیہ

تفسیر القرآن حیدر آبادی

مرتبہ از درس حضرت خلیفہ اول رضہ و حافظ روشن علی صاحب رضہ اصل قیمت تین روپے رعایتی صرف عہ تقطیع کلاں صفحات آٹھ سو

شمائل شریف جلی معرا

دانہ دار لکھائی مجلد اصل قیمت ۱۲ر رعایتی ۵ر۔ ایک روپیہ کی چار عدد

مکمل درس القرآن

از حضرت خلیفہ اول رضہ مجلد سنہری اصل قیمت تین روپے رعایتی عہ

تفسیر خزینۃ العرفان

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام از ۷ پارہ تا ۲۶ پارہ اصل قیمت ۱ہے رعایتی سے۔

شمائل شریف بغیر ترجمہ

بطرز آسان جلی قلم مجلد سنہری۔ اصل قیمت

رعایتی ۸ر۔ ۸ر

عقائد احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان لیکچر

ٹیچنگ آف اسلام

کا خوبصورت ایڈیشن جیسے پہلے ولایت میں چھپا تھا۔ اور جس کی مدت سے احباب کو خواہش ہے۔ زیر طبع ہے۔ انشاء اللہ مجلس مشاورت پر طیار ہو جائے گا۔ قیمت قسم خاص مجلد عہ قسم اول ۱۲ر قسم دوم ۸ر قسم سوم ۴ر بغرض تقسیم خاص رعایت ہوگی۔ اسی طرح سر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا عظیم الشان لیکچر "پیغام احمدیت انگریزی" بھی نہایت خوبصورت طرز پر چھپ گیا ہے۔ اس کی قیمت بھی بجائے ۴ر کے ۲ر کر دی ہے۔ ایک روپیہ کی دس کاپیاں کتاب گھر سے احباب جلد منگالیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے تمام اسلامی عقائد۔ توحید و رسالت تجدید خلفائے کرام صحابہ اہلبیت نبوی و دیگر بزرگان اسلام وغیرہ کے متعلق عقائد کے حوالجات جمع کئے گئے ہیں۔ پہلے اس کی ۶ر قیمت تھی۔ اب کثرت اشاعت کو مدنظر رکھ کر صرف ۲ر کر دی ہے۔ ایک سو کاپی کے خریدار سے صرف آٹھ روپیہ

پارہ اول مترجم

دو ترجموں والا۔ ایک لفظی۔ دوسرا بامحاورہ اصل قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

پارہ اول مترجم

جلی قلم بطرز آسان اصل قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

سیرت المہدی حصہ اول

مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ پیارے مسیح موعود کے پیارے حالات بذریعہ روایات مع جوابات اعتراضات پہلے اسکی قیمت دو روپیہ تھی اب اسکی عہ کر دی گئی ہے مگر اب رعایتی اعلان کے ماتحت صرف ۱۲ر مجلد عہ ہے۔

سیرت مسیح موعودؑ

مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لطیف اور سلیس پیرایہ میں حضور علیہ السلام کے سوانح اور کارنامے اور سلسلہ کی ترقیوں کے حالات قیمت قسم اول کاغذ ۴ر رعایتی ۱ر کاغذ قسم دوم اصل قیمت ۱ر رعایتی ۱ر اور فی سیکڑہ چھ روپیہ۔

تبلیغی ٹریکٹ

کوڑیوں کے دام تبلیغ احمدیت پر آٹھ قسم کے ٹریکٹ جن میں احمدیت کی مکمل تبلیغ آ جاتی ہے۔ فی سینکڑہ ہر ایک صرف ۵ر

شاہ حبش کو دعوت اسلام

فی سینکڑہ صرف ۱۰ر

فتاوی مسیح موعود علیہ السلام

تمام لوازمات زندگی اور دیگر تمام اہم امور کے متعلق حضرت اقدس کے فرمائے ہوئے تمام فتوے مع حوالجات جمع کئے گئے ہیں اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی ۱۰ر مجلد عہ

بستان احمدؑ

مع چار عدد فوٹو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خاندان کی تمام اردو نظمیں یعنی درثمین مکمل کلام محمود مکمل۔ گلدستہ عرفان مع فوٹوں کے ایک جگہ جلد میں۔ اصل قیمت عہ رعایتی ۱۲ر ہے۔

رہنمائے خاتون

حصہ اول حصہ دوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون جو عورتوں اور لڑکیوں کے مطالعہ کے لئے نہایت مفید اور ازبس ضروری ہیں قیمت ہر دو حصہ رعایتی صرف ۲ر

دو اچھوتے رسالے پیغامیوں کی تردید میں

ولادت مسیح بن باپ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے لاجواب دندان شکن رسالہ اصل قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

رسالہ ختم نبوت

از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام فیصلہ کن مضمون اصل قیمت ۱ر رعایتی ۸ر

دشمنوں کے فتنہ سے

بچنے کی دعا۔ بصورت قطعہ صرف ایک پیسہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

دعائیں

صرف ایک پیسہ

مفتاح القرآن

یہ بالکل نیا تحفہ ہے

قرآن کریم کے تمام الفاظ کی تفصیل فہرست۔ حوالجات پارہ رکوع نمبر آیت و سورہ کے علاوہ ہر لفظ کی متعلقہ آیت کا وہ جملہ بھی سارے کا سارا درج کیا گیا ہے۔ جس میں وہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً لفظ غیب کے لئے جملہ "الذین یؤمنون بالغیب" دیا گیا ہے۔ اسی طرح جہاں جہاں لفظ غیب استعمال ہوا ہے۔ وہ تمام جملے ایک جگہ اکٹھے کئے گئے ہیں۔ تاکہ جو آیت بھی مقصود ہو۔ وہ فوراً ایک ہی جگہ حوالہ دیکھنے پر باسانی مل جائے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس قسم کی مکمل اور ارزاں کتاب قرآن مجید آج تک کسی نے بھی شائع نہیں کی۔ اس کی اصل قیمت چار روپیہ ہے۔ مگر اس رعایتی اعلان کے ماتحت

صرف دو روپیہ آٹھ آنہ لئے جاویں گے۔

اس میعاد کے بعد پھر یہ پوری قیمت پر مل سکے گا چاہیئے۔ کہ احباب اس رعایتی اعلان کے موقعہ سے ضرور مستفید ہوں۔

کتاب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"دانت نکلوانا بھی ایک عذاب ہی ہے"

(کلام مسیح موعودؑ)

مذکورہ بالا کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ جو الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ ہمارے ملک میں ایک عام مقولہ سنا جاتا ہے۔ کہ "علاجِ دنداں اخراجِ دنداں" حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی مقولہ کا مع مقولہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مذکورہ بالا کلام فرمایا ہے میرے خیال میں "عذاب" دو طرح سے ہے۔ ایک تو نکلوانے وقت کا عذاب دوسرے خدا تعالیٰ کی قدرتی نعمت سے محروم ہو کر بقیہ زندگی کا بسر کرنا یہ بڑا عذاب ہے۔

"الفضل" ۲۰ جولائی ۳۵ء کے صلا پر میرا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی "ھو الشافی" ہے اس میں میں نے دانتوں اور مسوڑوں کے دو مرضوں کا ذکر کیا ہے یعنی "پائی اوریا" اور دانتوں کا کیڑا۔ اور انکے علاج کا ذکر بھی کیا ہے۔ مگر دراصل یہ علاج دانتوں اور مسوڑوں کی تمام بیماریوں کے لئے ایک مکمل علاج ہے اس فقرہ میں کوئی مبالغہ نہیں۔ درد دانت۔ کیڑا دانت۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کا میلا اور بدرنگ رہنا۔ مسوڑوں کا ڈھیلا ہو جانا۔ زخمی ہو جانا۔ مسوڑوں کا گوشت کم ہوتے جانا۔ پیپ پڑ جانا۔ خون بہنا۔ مسوڑوں سے بدبو آنا۔ پس ان تمام امراض کیلئے یہ علاج اکسیر ہے۔ اس علاج سے دانت ان امراض سے ہمیشہ محفوظ رہتے ہیں۔ نیز سفید آبدار ہو جاتے ہیں۔ یہ دو دوائیں ہیں جو اکٹھی استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک سفید پوڈر ہے اور ایک روغن ہے پہلے پوڈر سے دانت صاف کئے جاتے ہیں۔ بعد میں مسوڑوں پر روغن لگایا جاتا ہے طریق استعمال دوا کے ساتھ ہوگا۔ پوڈر سفید پائی اوریا۔ دو چھٹانک قیمت ایک روپیہ۔ روغن سفید پائی اوریا ایک چھٹانک قیمت ایک روپیہ۔

نوٹ:۔ اس علاج کے سارٹیفیکیٹ ہمارے پاس بہت ہیں لیکن یہاں انکو درج کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

نوٹ:۔ اگر صرف خط و کتابت اور دریافت وغیرہ ہی کرنی ہو۔ تو لے ۱ کا ٹکٹ ارسال کرنا چاہیئے۔

حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء۔ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

الحمد للہ کتاب

محمد خاتم النبیینؐ

شائع ہوگئی ہے

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلے آلہٖ وسلم کی عظمت وشان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا ۳۸۸ صفحات کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب ڈیمی کاغذ پر بہترین لکھائی اور چھپائی کے ساتھ عام کتابی سائز یعنی $\frac{20 \times 26}{8}$ سائز پر شائع ہوئی ہے قیمت بے جلد صرف ایک روپیہ۔ مجلد کی قیمت مطابق قسم جلد ۱/۴، ۱/۶ اور ۱/۸

اس کے علاوہ اس وقت رسالہ درود شریف جو ۲۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ رعایتی طور پر صرف ۶/ کو اور

رسالہ تبدیلئے عقائد مولوی محمد علی صاحب مع جواب الجواب مکمل جو ۲۴۴ صفحات کا ہے۔ صرف ۵/ کو اور مجلد ۶/ کو

نیز نقشہ آبادی قادیان کاغذ قسم اعلے ۱۲/ قسم دوم ۸/ اور قسم سوم ۴/ کو

ایشیائی کتب خانہ۔ کتاب گھر۔ احمدیہ بک ڈپو اور دیگر تمام تاجران کتب قادیان سے مل سکتا ہے:

محمد احمد و عبد الرحیم (پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب)

(قادیان)

مجلس مشاورت کے موقعہ پر قادیان سے لیجانے کیلئے بہترین تبلیغی تحفہ

"احمدیت کا پیغام"

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب رکن حکومت ہند کی زبان سے

ہم نے تبلیغی اغراض کی خاطر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کا مشہور تبلیغی لیکچر جو آپ نے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں اہل علم کے ایک ممتاز اور بھاری مجمع کے سامنے ارشاد فرمایا تھا۔ اردو زبان میں چھپوایا ہے۔ اس لیکچر کی کامیابی پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جناب مولوی عبد الوہاب صاحب عمر سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کو مبارکبادی کا پیغام بھیجا تھا۔ اس مشہور تاریخی لیکچر میں آپ نے ثابت کیا ہے۔ کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ "احمدیت کا پیغام" احمدیت کے اس قابل فرزند کی زبان سے غیر مسلموں کے لئے بے حد مؤثر ثابت ہوگا۔ اس میں آپ نے بتایا ہے۔ کہ احمدیت نے کس طرح خالق و مخلوق اور نسل انسانی کے مختلف طبقوں کے درمیان مفاہمت پیدا کی۔ فرقہ وارانہ تنافر کو دور کرنے کے لئے احمدیت نے کیا کام کیا۔ اعلے اخلاقی معیار کے حصول کے ذرائع کیا ہیں۔ اقتصادی اور معاشرتی مشکلات کا اسلام نے کیا حل بتایا ہے۔ بالآخر آپ نے سلسلہ کی موجودہ مشکلات کا ذکر نہایت دردمندانہ طریق سے کیا ہے۔ اور ہندوستان کی تمام قوموں سے اپیل کی ہے۔ کہ محبت اور رواداری کی روح پیدا کر کے مادرِ وطن کی سچی خدمت سرانجام دیں:

رسالہ کے ساتھ آنریبل چودھری صاحب کی دیدہ زیب تصویر بھی شامل ہے قیمت صرف ایک آنہ۔ ایک روپیہ کے اٹھارہ رسالے اور پانچ روپے سینکڑہ کے حساب احباب یہ رسالے منگوا کر غیر مسلموں میں تقسیم کریں: انگریزی ایڈیشن ایک روپیہ کے دس رسالے:

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی اسّی سالہ طبی زندگی کا نچوڑ اصل بیاض نور الدین قیمت عہ مجلد عہ:

ایشیائی کتب خانہ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۱۳۳۴ ٹریٹ منکہ محمد رحیم الدین احمدی ولد کریم الدین قوم شیخ ساکن سیوہارہ ضلع بجنور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۱۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میرے پاس غیر منقولہ جائیداد کسی قسم کی نہیں ہے۔ صرف کتابیں حسب تفصیل ذیل ہیں۔ الحکم اخبار کے فائل جون ۱۸۹۶ء سے آخر دسمبر ۱۹۰۰ء تک اور جلد ۱۹۰۱ء جلد ۱۹۰۲ء جلد ۱۹۰۳ء جلد ۱۹۰۴ء و جلد ۱۹۰۵ء و جلد ۱۹۰۶ء و جلد ۱۹۰۷ء و غیر مکمل جلد ۱۹۰۸ء یہ دس کتابیں مبلغ بیس روپے میں بدست سید محمد عبد المجید سیکرٹری انجمن احمدیہ منصوری برضاء و رغبت فروخت کی گئی ہیں۔ زر مذکورہ بالا عنقریب بہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ آئینہ کمالات اسلام۔ التبلیغ ابویو آف ریلیجنز جلد نمبر ۳ ۱۹۰۴ء و ریویو جلد ۴ ۱۹۰۵ء و جلد نمبر ۵ و جلد نمبر ۶ و جلد نمبر ۷ و جلد نمبر ۸۔ مجلد خام ۶ کتابیں حسب تفصیل ذیل۔ شہادۃ الملہمین یکے۔ ضرورت امام۔ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرانی تحریریں۔ ریورٹ جلسہ اعظم مذاہب لاہور ۱۸۹۷ء مجلد خام ۷ کتابیں حسب ذیل۔ درثمین پرانی ضیاء الحق وغیرہم جن کی کل قیمت مبلغ اٹھتالیس روپے آٹھ آنہ ہوتے ہیں۔

میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی علاوہ جلدہائے الحکم جن کی قیمت مبلغ بیس روپے معرفت سید محمد عبد المجید صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کوہ منصوری داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرائے جائیں گے۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائیداد پیدا یا ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں انجمن میں جائیداد وصیت کردہ کی قیمت میں سے کوئی روپیہ داخل کر دوں۔ یا کوئی جائیداد حوالہ کر دوں۔ تو اس قدر حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی فقط مورخہ یکم دسمبر ۱۹۱۷ء

العبد۔ محمد رحیم الدین احمدی بقلم خود۔
گواہ شد۔ سید محمد عبد المجید احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ کمرشیل ہاؤس منصوری۔
گواہ شد۔ عبد الرشید احمدی تاجر بقلم خود لنڈھور بازار منصوری۔

نمبر ۱۹۱۴۲ ٹریٹ منکہ ضیاء الدین احمد ولد قطب الدین احمد قوم شیخ قریشی پیشہ وکالت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پہاڑ گنج دہلی ڈاکخانہ پہاڑ گنج دہلی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ جنوری ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اوسطاً -/۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بعد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ سمجھا جائے گا۔ فقط۔ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۳۶ء

العبد:۔ ضیاء الدین احمد بی اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل پہاڑ گنج دہلی۔
گواہ شد:۔ محمد یعقوب بقلم خود نائب مدرس۔ ایم بی مڈل سکول پہاڑ گنج دہلی۔
گواہ شد:۔ صلاح الدین احمد دفتر ڈی سی بلی آئی۔ ایم ایس۔ نئی دہلی۔

ایک ضرورتمند بھائی

ایک معزز احمدی دوست کو کچھ عرصہ کے لئے چھ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے کفالت میں وہ اپنا مکان جو زائد از بیس ہزار روپیہ کی مالیت کا ہے رہن دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر کوئی دوست اس رنگ میں ان کی امداد فرما سکیں۔ تو نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔
(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

ضرورت استاد

ایک معزز احمدی دوست کو اپنے بچہ کی تعلیم کے لئے جو چوتھی جماعت کی پڑھائی ختم کر رہا ہے۔ ایک شریف اور محنتی استاد کی ضرورت ہے ٹرینڈ آدمی کو ترجیح دی جائے گی۔ کھانا اور رہائش مفت ہوگی۔ کم سے کم تنخواہ کے ساتھ درخواستیں مع مقامی امیر جماعت کی تصدیق کے
ع معرفت مینیجر الفضل آنی چاہئیں۔

۳½

ساڑھے تین آنہ گز فینسی ریشمی کپڑا۔ برائے قمیص۔ جمپر۔ عرض ۱۲ گرہ۔ ۱۰۰ گز کا تھان ہوتا ہے۔ نمونے کا تھان ۹ گز والا اس شرط پر ہر شخص منگا سکتا ہے۔ کہ تھان ملنے پر کم از کم پانچ دکانداروں کو دکھلا دیں۔ کہ یہ کپڑا ۳½ آنہ گز منگایا ہے۔ تاکہ وہ دیکھکر ۱۰۰ گز کے تھان کا آرڈر ہمیں دیں۔ ۹ گز پر محصول ڈاک ۸/ علیحدہ خرچ ہونگے۔ ۱۰۰ گز پر محصول ڈاک معاف ہوگا۔

المشتہر۔ مینیجر۔ بی فینسی سٹور ۹۲ لودیانہ پنجاب

سونا دو روپیہ تولہ

جرمنی کی ایجاد

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر انکے سامنے رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار ساہوکار بھی یکایک یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے کلائی پہ نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک۔ دمک۔ رنگ روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں تین روپیہ۔ تین سٹ پر ایک سٹ انعام۔ محصولڈاک ۸/ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔ پتہ:۔
محمد شفیق اینڈ کو رڑکی (یو۔پی)

اگرآپ

اپنے کمروں کی زینت کے لئے خوشنما چکوں۔ نئی خوشبودار خس کی ٹٹیوں اور دیگر سامان ارزاں قیمت پر حاصل کرنا چاہیں۔ تو رفیق چک ہاؤس لاہور کی خدمات حاصل کیجئے ہم ریلوے۔ گورنمنٹ کے دفاتر اور سرکاری حکام کے مکانوں میں سپلائی کیا کرتے ہیں۔ اور حسن کارکردگی کے صلہ میں کئی سارٹیفیکیٹ حاصل کر چکے ہیں کارخانہ کا پتہ رفیق چک ہاؤس شیش محل روڈ بھاٹی گیٹ لاہور۔ پرائس لسٹ مفت طلب فرمائیں۔ خط و کتابت کا پتہ:
رفیق چک ہاؤس لوہاری گیٹ لاہور

فیملی کٹ پیس بنڈل

سورج چھاپ	چاند چھاپ	ستارہ چھاپ
سلکی و سوتی ۱۲ پونڈ -/۲۵ روپیہ	سلکی و سوتی ۱۵ پونڈ -/۲۵ روپیہ	صرف سوتی ۲۰ پونڈ -/۲۵ روپیہ

قلیل داموں میں اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے خوبصورت اور نفیس لباس بنوایئے۔ تازہ عمدہ اور ارزاں کٹ پیس صرف ان چھاپ شدہ بنڈلوں سے ملے گا۔ ادھر۔ اُدھر سے ردی اور برائے نام بنڈل منگوا کر اپنا روپیہ ضائع نہ کیجئے۔

چھ روپے فی بنڈل پیشگی آنے چاہئیں

مینیجر دی امپیریل یونائٹڈ کمپنی کراچی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برلن ۴ اپریل۔ مانچوکو کی سرحدوں کے حالات خراب ہو رہے ہیں۔ نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ سوویٹ کے سائبیریا میں افواج جمع کرنے کے باعث۔ جاپانی مانچوکو کی سرحدات پر افواج جمع کر رہے ہیں۔ ایک جاپانی اخبار سوویٹ گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ اسے دو زبردست اقوام جاپان اور جرمنی سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔

برسلز ۴ اپریل۔ کل بیلجیم کے چیمبر نے نیا ڈیفنس بل پاس کر دیا۔ جس میں گورنمنٹ کو مزید روپیہ حاصل کرنے کے اختیارات دے گئے ہیں۔ تاکہ وہ کافی افواج رکھ سکے۔ اور بوقت ضرورت سرحدات پر افواج کا فوری اجتماع کر سکے۔

لنڈن ۴ اپریل۔ فرانسیسی گورنمنٹ کی اس تجویز کو کہ معاہدہ لوکارنو کی طاقتوں کا اجلاس بدھوار کو پیرس یا برسلز میں ہو مسٹر ایڈن نے اس بنا پر قبول نہیں کیا۔ کہ بدھوار کو تیرہ طاقتوں کی کمیٹی جنیوا میں ہو گی۔ ہٰذا اس کے بعد فوری طور پر لوکارنو کی طاقتوں کی کمیٹی غیر ضروری اور نامناسب ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) کچھ عرصہ سے رائل بحری فوج کو ہوائی حملہ کا مقابلہ کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ ایک قسم کے نئے ہوائی جہاز بنائے گئے ہیں۔ جن میں کوئی انسان ہوا باز نہیں ہوتا۔ بلکہ وائرلیس کے ذریعہ کام کیا جاتا ہے۔ امید ہے۔ کہ مستقبل کی جنگ میں اس قسم کے جہاز عام استعمال میں آئیں گے۔

لکھنؤ ۴ اپریل۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس فرخ آباد اور سب انسپکٹر فتح گڑھ ایک قاتل کو گرفتار کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ اس نے دونوں کو گولی سے ہلاک کر دیا۔ اور بعد میں خودکشی کر لی۔

لنڈن ۳ اپریل۔ ملک معظم نے یہ خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ ماسٹر آف مرچنٹ نیوی اینڈ فشنگ فلیٹس کا خطاب جو انہوں نے پرنس آف ویلز کی حالت میں اختیار کیا تھا اسے قائم رکھیں گے۔

روم ۴ اپریل۔ جھیل اشانگی کی لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ تمام حبشی سردار بہت بری طرح شکست کھا کر جنوب کی طرف بھاگ رہے ہیں تمام ہوائی فوج شکست خوردہ فوج پر بموں

اور مشین گنوں سے حملہ آور ہے۔

جنیوا ۴ اپریل۔ جنیوا میں تیرہ طاقتوں کی منعقد ہونے والی کمیٹی میں گورنمنٹ اٹلی اپنا نمائندہ ایسٹر کے بعد بھیجے گی۔

عدیس آبابا ۴ اپریل۔ آج صبح پانچ اطالوی جہازوں نے عدیس آبابا پر پرواز کیا۔ باوجودیکہ ان پر حبشیوں کی طرف سے گولیاں چلائی گئیں۔ لیکن جہازوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ دو ہوائی جہازوں نے وائرلیس سٹیشن اور ہوائی مستقر پر بم گرائے۔ جن سے آگ لگ گئی۔ پون گھنٹہ کے بعد یہ جہاز واپس چلے گئے۔ جہازوں کی واپسی پر ملکہ وزیر خارجہ کے ہمراہ نقصان کا اندازہ کرنے کے لئے فوراً ہوائی مستقر میں پہنچ گئیں

لنڈن ۴ اپریل۔ جرمن ڈیلی گیشن کے اکثر ممبر آج برلن واپس جا رہے ہیں۔ لیکن ہر وان ربن ٹراپ جو کہ ہر ہٹلر کے خاص نمائندہ ہیں اپنے سٹاف کے چند ممبروں کے ساتھ چند روز اور انگلینڈ میں رہے گا

پیرس ۴ اپریل۔ صلح کی تجاویز کا مسودہ آج فرانس نے تیار کر لیا ہے۔ اور پیر کو وزراء کی کونسل کی منظوری کے بعد برطانیہ اٹلی بیلجیم اور لیگ آف نیشنز کے حوالے کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۴ اپریل۔ ڈیوک اور ڈچس آف کینٹ، جو کہ بلگریڈ میں ایسٹر بسر کرنا چاہتے ہیں۔ پیرس میں ۳ اپریل کو وارد ہوئے۔

واشنگٹن ۴ اپریل۔ امیر البحر سٹینڈلے جو کہ آج کل نیوی سکرٹری کے طور پر بطور قائم مقام کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اخبارات و رپورٹرں کو کہ ۱۹۳۷ء میں دو جنگی جہاز اور تیرہ کروزر کی تیاری شروع ہو گی۔ جو کہ چار سال میں ختم ہوں گے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ معاہدہ واشنگٹن اور لنڈن کی میعاد گزر گئی ہے۔ نیز برٹش گورنمنٹ نے جنگی جہازوں کے بڑھانے کا اعلان کر دیا ہے۔

پٹنہ ۴ اپریل۔ سوا ایک جگہ کے بہار میں سب جگہ محرم خیریت سے گزر گیا جو کہ

ضلع مونگھیر میں جب پولیس نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے حکم کے ماتحت پیپل کے ایک درخت کی شاخیں تعزیہ گزارنے کے لئے تراشنی چاہیں۔ تو ہندو جو اس درخت کو مقدس خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے پولیس کو روکا۔ پولیس نے مجمع کو منتشر کر کے چند ایک ہندوؤں کو گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد تعزیہ کا جلوس آرام سے گزر گیا۔

نئی دہلی ۳ اپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سر عبدالرحیم پریذیڈنٹ لیجسلیٹو اسمبلی۔ اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے اختتام پر انگلینڈ روانہ ہو جائیں گے۔ وہ اگست کے وسط میں شملہ واپس آئیں گے۔

بنارس ۳ اپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ اور پنڈت جواہر لال نہرو میں سیاسی اختلافات کے تصفیہ کی خبر غلط ہے نیز یہ بھی غلط ہے۔ کہ کانگریس کے آئندہ اجلاس میں پنڈت مالویہ کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے توڑنے کا اعلان کریں گے۔

نئی دہلی ۳ اپریل۔ سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے سی۔ پی کے گورنر کو چار ماہ کی رخصت عطا فرمائی ہے۔

بمبئی ۳ اپریل۔ ٹیکسی ڈرائیوروں کی سٹرائک جاری ہے آج تیرھواں دن ہے اور مصالحت کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔

احمد آباد ۳ اپریل۔ محرم کے جلوس پر گاندھی روڈ پر ایک ہوٹل سے کسی نے سوڈا واٹر کی بوتلیں پھینکیں۔ جن سے تین مسلمان زخمی ہوئے۔ پولیس نے شاملی پیمانہ پر انتظام کیا ہوا تھا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ہوٹل کا لائسنس منسوخ کر کے اسے بند کر دیا۔

بنارس ۳ اپریل۔ مدن پورہ محلہ کے امام باڑہ میں پولیس کے بائیس آدمیوں کی پارٹی پر مسلمانوں کے ایک بہت بڑے مجمع نے لاٹھیوں اینٹوں اور پتھروں سے حملہ کر دیا۔ پولیس کے آدمیوں کو معمولی زخم آئے۔ چونکہ امام باڑہ کی ملکیت کے متعلق مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں

اختلاف تھا۔ اس لئے پولیس کو وہاں امن قائم رکھنے کے لئے متعین کیا گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے امام باڑہ میں داخل ہونے کے لئے پولیس پر حملہ کر دیا۔

مدراس ۴ اپریل۔ گورنمنٹ مدراس کے وزیر اعظم راجہ بوبیلی۔ رانی صاحبہ اور بچوں سمیت بمبئی سے آج ولایت روانہ ہو گئے

شیخوپورہ ۴ اپریل۔ زمینداروں کا نفرنس کا ایک اجلاس جس میں دو ہزار کی حاضری تھی سردار پرتاب سنگھ کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں معاملہ سرکاری کے زیادہ ہونے پر صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ نیز محکمہ نہر کے متعلق اپنی شکایات کا اظہار کیا گیا۔

بوڈاپسٹ (بذریعہ ڈاک) زیکوسلوویکیا کی سرحد پر عظیم پیمانہ پر فوج کی نقل و حرکت کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ وہاں سوویٹ کے سٹاف افسر اور روسی فوج بھی موجود ہے۔ جو ہوائی مستقروں اور بارکوں کی تعمیر کی نگرانی کر رہی ہے۔

ٹیونس (بذریعہ ڈاک) عربوں نے الجیریا میں فرانسیسی حکام کے خلاف علم بغاوت بلند کر رکھا ہے۔ ٹریپولی کے اطالوی فوجی حکام نے اس علاقہ میں جبری بھرتی شروع کر دی ہے مقامی نمبرداروں اور قبائل کے سرداروں کی گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ ملک میں اطالیہ کے خلاف ہیجان و اضطراب پھیلا ہوا ہے

پٹیالہ ۲ اپریل۔ بھوپندرہ طبیہ کالج کی ہڑتال کا آج چوتھا روز ہے۔ کوئی طالب علم کالج کی بلڈنگ میں نہیں جاتا۔ بلکہ اپنے مطالبات پر اصرار کرتے ہیں۔

جنیوا ۴ اپریل۔ مسٹر ڈی ویلرا اٹھارہ ماہ سے بوجہ موتیا بند بیمار تھے۔ ۲۶ مارچ ان کی آنکھوں کا اپریشن ہوا تھا۔ اب حالت امید افزا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی مکمل صحت ہو جائے گی۔

اوٹاوہ ۴ اپریل۔ مسٹر میکنزی کنگ نے دارالعوام میں بل پیش کیا ہے۔ کہ بیکاروں کے لئے ملازمتیں مہیا کرنے کے لئے پانچ کروڑ ڈالر منظور کئے جائیں۔

پشاور ۴ اپریل۔ دربار میں سر جارج کننگھام نے کل نواب محمد فرید خان صاحب نواب امب کی دستار بندی کی رسم ادا کی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی